ناقابلِ فراموش کردار

علی غایاتی ○

کسی نے بالکل درست کہا تھا کہ: ''اخوان المسلمون موجودہ دور میں قرآن مجید کا ایک معجزہ ہے''۔ تو پھر اسے تسلیم کرنے میں کون سا امر مانع ہوگا کہ اخوان المسلمون کے بانی مرشد عام استاذ حسن البنا مرحوم ومغفور ہی اس کرشمے کے خالق ہیں۔ انھوں نے اپنے علم وعمل، ہدایت وراہ نمائی، فعالیت و روحانیت، مضبوط و غیر متزلزل ایمان اور کامل اطاعت سے اس جماعت کو بے پناہ قوت وتوانائی پہنچائی، اور اس جماعت کے افراد نے ایسے عظیم الشان و ناقابل فراموش کارنامے سرانجام دیے جن سے قرونِ اولیٰ کی یاد تازہ ہوگئی۔

حسن البنا اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔ ان کی شخصیت کے کئی روشن اور قابل تقلید پہلو ہیں۔ شہید کی دعوت وفکر کی خوشبو دنیاے اسلام کے کونے کونے بالخصوص مصر میں اسلامی زندگی کے ہر شعبے میں پھیلی ہوئی ہے۔ شہید کو دنیا بھر کے مسلمانوں کے معاملات سے گہری دل چسپی تھی اور مسلمانوں کے حالات ان کی نگاہ میں تھے، خواہ وہ دنیا کے کسی خطے سے بھی وابستہ ہوں۔

شہادت سے چند سال قبل جب حسن البنا کو یہ معلوم ہوا کہ میں دعوت واشاعت دین کے

○ مشہور صحافی اور اعلیٰ پایے کے انقلابی شاعر۔ برطانوی استعمار کے خلاف اپنے اشعار اور مضامین کے ذریعے بیداری کا پیغام عام کیا تو قابلِ گردن زدنی ٹھیرے۔ مصر چھوڑ کر ترکی اور پھر سوئٹزرلینڈ چلے گئے۔ ۱۹۳۷ء میں ۲۷ سال کی ملک بدری کے بعد واپس لوٹے اور منبر الشرق اخبار میں دوبارہ لکھنے لگے۔ اگست ۱۹۵۶ء میں وفات پائی۔ ترجمہ: عبدالرحمن شاکر

لیے امریکا کے سفر کا ارادہ رکھتا ہوں، تو وہ محترم صالح عشماوی کے ہمراہ دفتر منبر الشرق تشریف لائے، اور مجھے بتانے لگے کہ جنوبی امریکا میں مقیم مسلمان اپنے بچوں کی درست اسلامی وعربی تعلیم وتربیت کے لیے بہت زیادہ پریشان وسرگرداں ہیں۔ اگر تعلیم یافتہ مربی اساتذہ کے ذریعے ان بچوں کی تربیت کا اہتمام نہ کیا گیا تو ان بچوں کا مستقبل انتہائی بھیانک اور خطرناک ہوگا۔ انھوں نے میری توجہ اس انتہائی اہمیت کے حامل مسئلے کی طرف دلائی اور اس سلسلے میں مالی تعاون اور افراد کار کے ذریعے عملی امداد کا وعدہ بھی فرمایا۔ اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ میں امریکا نہ جاسکا، اور میرا قیام مصر ہی میں رہا۔ اس دوران حسن البنا شہید سے پُرخلوص محبت میں روز بروز اضافہ ہی ہوتا رہا۔

ایک دن میں نے انھیں تجویز پیش کی کہ منبر الشرق کو دارالاخوان المسلمون پر ایک خصوصی اشاعت کا اہتمام کرنا چاہیے، جیسا کہ بعض دیگر اخبارات نے سیاست وتصوف کے میدان میں کارہاے نمایاں سرانجام دینے والوں پر خصوصی اشاعتوں کا اہتمام کیا ہے۔ استاد محترم نے اس تجویز کا خیر مقدم کرتے ہوئے وعدہ کیا کہ جب مطلوبہ وسائل اور استعداد فراہم ہوجائے گی تو اس تجویز پر لازماً عمل کیا جائے گا۔ صد افسوس کہ ۸ دسمبر ۱۹۴۸ء کو اخوان المسلمون کو غیر قانونی قرار دے دیا گیا، ان کی دعوتی سرگرمیوں پر پابندی لگادی گئی، اور ان کے اخبارات بند کردیے گئے۔ اللہ کی قدرت دیکھیے کہ منبر الشرق مستقل بنیادوں پر جاری رہا تاکہ پرچم حق کو سربلند رکھے۔ وہ ان سخت ترین حالات میں بھی اخوان کا ہمیشہ دفاع کرتا رہا' جب کہ ان کے حق میں لکھنے والے قلم خاموش اور بولنے والی زبانیں گنگ ہوگئی تھیں۔

بعدازاں اخوان کے لیے دعوت کا راستہ ہموار ہونا شروع ہوگیا تو انھوں نے المباحث کا اجرا کیا۔ پھر اسے بھی ترک کردیا اور الدعوۃ جیسے مؤقر اور اہم مجلّے کا آغاز کردیا۔ مجھے اس پر بہت خوشی ہوئی اور اس مجلّے کی اشاعت کا ایک سال پورا ہونے پر میں نے اخوان کو مبارک باد پیش کی۔

آج اخوان کی صورت میں جس مبارک تحریک کو ہم پھلتا پھولتا دیکھ رہے ہیں، یہ پودا حسن البنا نے اپنے خون جگر سے سینچا ہے۔ آج مصر اور غیر مصر کے بے شمار نوجوانوں میں جو پاکیزہ دینی اور روحانی رجحانات وافکار پروان چڑھے ہیں تو یہ شہید کی دی ہوئی اسلامی تعلیم وتربیت ہی کا نتیجہ ہے۔ شہید کی اس تربیت کے روشن نتائج فلسطین کے میدان جہاد میں اخوان کی شجاعت وبہادری

اور ان کے جذبۂ قربانی و ایثار کی صورت میں ہمارے لیے مینارہ نور اور بہترین مثال ہیں۔ اگر اخوان کے راستے میں اپنوں اور غیروں کی طرف سے خفیہ سازشیں، دسیسہ کاریاں اور رکاوٹیں کھڑی نہ کی جاتیں تو فتح و نصرت خداوندی کی تکمیل اور مجاہدین کی کامیابی کی صورت میں آج حالات بالکل مختلف ہوتے۔

میں یقین واثق سے کہتا ہوں کہ جس پاکیزہ اور عظیم انقلاب کی بنیاد شہید حسن البنا نے رکھی اور خونِ جگر ہی سے نہیں اپنی شہ رگ کے خون سے اسے سیراب کیا، وہ کبھی زوال کا شکار نہیں ہوسکتا۔ دوام و بقا اس کا مقدر ہے___ مہ و سال کے گزرنے کے ساتھ ساتھ عوام میں اس کی جڑیں مضبوط ہو رہی ہیں اور یہ تحریک، اسلام کی نشأت ثانیہ اور نوجوانان اسلام کے لیے باعث صد عزت و افتخار ثابت ہوگی۔

***